THE ALFAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خ

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ✿ اسسٹنٹ:۔ مہر محمد خان

نمبر ۷۵ | مورخہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۲۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیر احمدی عُلمار کو جو جلسہ پر آئے ... مخاطب کرکے ایک اعلان "دعوت علمار" کے عنوان سے شائع فرمایا ہے ... کے ... تحقیقات کرنے کے لئے کئی طریق پیش کئے ہیں جنمیں تبادلۂ خیالات اور بالآخر مباہلہ کی بھی دعوۃ ... ناظر صاحب تالیف و اشاعت کی طرف سے بھی ایک اشتہار شائع ہُوا ہے جسمیں غیر احمدی علمار سے تبادلہ خیالات کرنے اور ان کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے مستعدی ظاہر کی ... ان اشتہارات کا نتیجہ اور غیر احمدیوں کے جلسہ کی مفصل کارروائی انشاء اللہ آیندہ شایع کی جائیگی ✿

وصیّتِ صادق

مکرم جناب مفتی محمد صادق صاحب کا حسب ذیل مضمون جو انہوں نے علالت کی حالت میں بطور وصیت لکھ کر بھیجا ہے جہاں ان کی قوت ایمانی کا مظہر ہے۔ وہاں نہائت رقت انگیز بھی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ جناب مفتی صاحب کی صحت و عافیت کے لئے ... دل سے دُعا فرمادیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔ اور وہ احمدیت کے جھنڈے کو مضبوطی کے ساتھ اور دیر تک ... رکھ سکیں۔ (ایڈیٹر)

اللہ تعالیٰ ایک ہے وہ معبود حقیقی ہے جس کا کوئی شریک نہیں نہ کوئی اس کے برابر نہ اس کے سوائے کوئی معبود ہے ... اس عالم اور سب عالموں کا حقیقی حاکم ہے۔ سب کچھ اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اس کے حکم اور اذن کے سوائے کوئی ذرہ کچھ حرکت نہیں کرسکتا۔ ہر حیات ہر طاقت ہر قوت ہر سکون ہر حرکت اسی کی حکومت کے ماتحت ہے۔ اگر وہ نہ دے۔ تو کوئی نہیں جو ہمیں دے سکے۔ اور اگر وہ دے۔ تو کوئی نہیں جو ہم سے چھین سکے۔ اس کی دوستی۔ اس کی محبت۔ اس کی امداد۔ تمام دوستیوں۔ محبتوں اور امدادوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ خشکی پر اور سمندر پر۔ ہوا میں اور زمین میں ... آسمان پر اور پتال میں ہر جگہ اس کا امر چلتا ہے۔ مبارک ہے وہ جس نے اس کے ساتھ دل لگایا اور اس کا ہو گیا۔ اور اس نے یہ آواز سن لی کہ میں تیرا اور تو میرا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے دوستوں کو اور میرے محبین کو

سب کو ان میں سے بنائے۔ آمین ثم آمین ؁

یہ نئے یورپ اور امریکہ کے نئے علوم نئے فلسفہ کو پڑھا۔ دیکھا اور سنا ہے۔ اس کا رجحان زیادہ تر اس طرف ہے کہ انسان اپنی اندرونی طاقتوں پر بھروسہ کرے۔ اور انکی تربیت اور ترقی کرے تو اس سے وہ عظیم الشان اور معجزہ نما کام کر سکتا ہے۔ مگر یہ راہ بالکل غلط اور یہ طریق انجام کار ہلاکت کو پہنچانیوالا ہے جب تک کہ انسان اللہ پاک کی ہستی پر اعتماد کو قوی نہ کرے اور اپنی ہر طاقت اور قوت کو اس کا عطا کردہ یقین نہ کرے۔ اور اس کے حفظ و امن کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ کرے کوئی حقیقی اصلی اور پائدار فائدہ اسکو حاصل نہ ہو گا۔

چونکہ عاجز کی طبیعت چند روز سے متواتر علیل ہے کام کاج قریباً بند ہے۔ حضرت کے حضور دعا کیواسطے تار دیا گیا ہے۔ اور انسان کی زندگی کا اعتبار نہیں اسواسطے مناسب سمجھتا ہوں کہ چند کلمات بطور وصیت کے لکھ دوں۔ جو ہر دو صورت میں فائدہ سے خالی نہ ہونگے اگر مقدر ہے کہ میں کچھ اور اس دنیا میں ہوں۔ تب بھی احباب کو میرے موجودہ حالات مشن سے آگاہی ہو کر آئندہ ترقیات پر غور کرنے کا موقعہ ملیگا۔ اور اگر مقدر ہے کہ میں یہاں سے چل بسوں تو دعا کرو وہاں قرب رضائے الٰہی اور اللہ پاک کے پاک بندوں کی صحبت اور رفاقت حاصل ہو۔ اور یہی بڑا مقصد ہے۔ اور جب اجل ہو تو موت کسی غم کا موجب نہیں۔ بلکہ باعث راحت ہے۔ اللہ پاک اپنے بندوں کی ہدایت کیواسطے ہمیشہ رسول بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا۔ جب کبھی انکی ضرورت ہوگی۔ محمد مصطفےٰ المجتبیٰ سب رسولوں کے سردار اور خاتم النبیین ہیں۔ قرآن پاک احکام و شریعت کی آخری کتاب اور عمل رسول پاک اور احادیث قرآن شریف کی عملی تفسیر ہیں۔ اسلام کے تمام اولیاء حسب التنظیم ہیں۔ مگر وہ سب کسی خاص وقت اور خاص مقامات کیواسطے تھے۔ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح سارے جہان کیواسطے مبعوث تھے۔ اور بلحاظ نفس نبوت مسیح موعود ایسے ہی نبی ہیں۔ جیسا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء۔ لیکن آپکی نبوت بروزی و ظلی ہے۔ یہ بروز ظل حضرت فخر عالم سرتاج انبیاء محمد عربی کا ہے۔ مسیح موعود کا ماننا اور جماعت احمدیہ میں داخل ہونا سب کے واسطے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا ظہور فخر عالم کیوقت تمام امتوں کیواسطے لازمی اور فرض تھا کہ محمد رسول اللہ پر ایمان لا کر داخل اسلام ہوں۔ اسلام اور اہل اسلام کی آئندہ ترقی اب منحصر ہے اسبات پر کہ اللہ تعالیٰ کے اس زمانہ میں فرستادہ اور مامور حضرت احمد قادیانی پر ایمان لا کر لوگ انکی جماعت میں داخل ہوں۔ اور جو داخل نہ ہونگے۔ ان کیلئے وہی خطرہ پریشانیوں اور ذلتوں کا درپیش ہے جسمیں سے قوم یہود انیس سو سال سے گذر رہی ہے۔ سلسلہ حقہ احمدیہ میں مقام نظام خلافت منشائے الٰہی سے ہے۔ اور حضرت محمود ایدہ اللہ کو یہ مقام منشائے و تائید الٰہیہ سے حاصل ہوا ہے ؁

یہاں جسقدر حساب لین دین کا ہے وہ عزیز محمد یوسف خان صاحب احمدی پسر محمد یعقوب خان صاحب احمدی کے سپرد ہوگا۔ ایسے وقت میں یہاں کے احمدیوں اور زیر تبلیغ مسلم اور غیر مسلم لوگوں نے جو اکثر میرے ساتھ اخلاص رکھتے ہیں کچھ چندہ کیا تو وہ چندہ بمعہ اس رقم کے جو بنک میں میرے نام ہو۔ بعد ادائگی بل وقرضے اگر کچھ بچے تو وہ سلسلہ احمدیہ کا مال ہو گا۔ اگر کم ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اس کو ادا فرما دینگے ؁

ایسا ہی میرا تمام اسباب کتابیں کپڑے وغیرہ جو ۶ ٹرنکوں میں بند ہے۔ اور ان کے علاوہ فرنیچر اور قالین ٹائپ رائٹر پریس وغیرہ جو سب عزیز محمد یوسف خان صاحب کو معلوم ہے کہ کہاں کہاں رکھا ہے۔ سب سلسلہ کا مال ہے۔ اگر ضرورت ہو تو قرضوں کی ادائگی کیواسطے فروخت کیا جائے۔ ورنہ نئے آنے والے مشنری کے استعمال کے واسطے محفوظ رکھا جائے۔ رسالہ مسلم سن رائز بھی سلسلہ کا ہے۔ ہندوستان میں جس قدر امداد اور چندہ اس کے واسطے ہوا ہے۔ اگر یہاں پہنچ جائیگا تو امید ہے۔ انشاء اللہ رسالہ بخوبی چلتا رہیگا۔ میرے اہل و اولاد اور میرے محبین کو یہ میری وصیت ہے کہ اہل بیت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حضرت ام المؤمنین کے ادب و احترام کو ہمیشہ نگاہ رکھیں۔ اور اولاد مسیح موعود کی تعظیم و تکریم ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ غیر مبائعین جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لیتے ہیں۔ ان سے ناامید نہ ہوں۔ ان کو سمجھا [illegible] لانے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور ان کے آزار دہ کلمات پر صبر سے کام لیں۔ بالخصوص [illegible] میں سے [illegible] لوگ اچھے آدمی تھے۔ انہوں نے مسیح موعود کی خدمات کی تھیں۔ اس معاملہ میں غلطی کھا گئے ہیں۔ اور اس غلطی کے سبب حجاب دن بدن بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ان کی حالت پر رحم کریں غصہ نہ کریں ؁

یہاں شہر شکاگو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مستقل جماعت احمدی مسلمانوں کی قائم ہو چکی ہے۔ جو ہفتہ وار ایک جلسہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اور قرآن شریف اور حدیث اور حضرت مسیح موعود کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ انمیں سے بعض ایسے جوشیلے ہیں کہ بطور والنٹیر مشنری کے دوسروں کو بھی تبلیغ کرتے رہتے ہیں اور ہر مہینے ایک یا دو نئے آدمی ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ ان میں ایک صاحب مسٹر ردمن بنگالی مسلمان ہیں۔ جو عاجز کے ہاتھ پر شکاگو بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔ اور ایک صاحب علاج الدین نام روسی باشندے ہیں۔ باقی سب امریکن اصحاب ہیں جو صاحب نئے مشنری مقرر ہوں۔ ان کے لئے لازمی ہو گا کہ گاہے گاہے اس جماعت کو روحانی قوت پہنچانے کے واسطے شکاگو جایا کریں۔ نیز ان کے ساتھ سلسلہ خط وکتابت برابر جاری رکھیں۔ شہر نیویارک میں بھی احمدی مسلمانوں کی ایک جماعت ہے۔ مگر ان سب کے یکجا ہونے کا ابھی کوئی انتظام نہیں۔ کیونکہ شہر بہت پھیلا ہوا ہے۔ اور دوست مختلف حصوں میں رہتے ہیں۔ اور کوئی مکان مشترک بھی ان کے پاس نہیں۔ اسواسطے ان کے جمع ہونے میں دقت ہے۔ شہر نیو اورلینس میں جو جنوبی حصہ ملک میں واقع ہے۔ ایک بہت معزز صاحب مسٹر ماٹے نام مخلص احمدی ہیں وہ اس کوشش میں رہتے ہیں۔ کہ وہاں ایک جماعت اور ایک مسجد احمدیہ قائم کریں۔ حال میں انہوں [illegible] ہے۔ ان کے علاوہ اور مختلف شہروں میں دو دو چار چار لوگ ہیں۔ ان سب کے نام اور پتے میری کتاب فہرست اسماء میں درج ہیں۔ قریباً تین سو مرد و زن مختلف شہروں میں بذریعہ خط و کتابت زیر تبلیغ ہیں۔ جنمیں سے امید ہے کہ آہستہ

(بقیہ دیکھو صفحہ ۱۱ کالم ۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۲۲ء

جماعت کی تعلیم و تربیت

(ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی طرف سے)

اسلامی جماعت کی مثال ایک عظیم الشان عمارت کی سی ہے۔ جس طرح مکان کی تعمیر کے بعد اسکی حفاظت و مرمت کی ضرورت رہتی ہے۔ اور جب تک اس کا خیال نہ رکھا جائے۔ چند سالوں کے بعد تباہی اور بربادی شروع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اسلامی جماعت کو جو نہایت محنت اور مشقت سے تیار ہوتی ہے تعلیم اور تربیت کی ضرورت ہر وقت لگی رہتی ہے۔ اور اگر اس طرف پوری توجہ اور محنت نہ کی جائے۔ تو وہ جماعت جو دنیا کے لئے ایک نمونہ کے طور پر ہوتی ہے ایک صدی کے اندر ہی اندر اسلام کے لئے ننگ اور عار ہو جاتی ہے۔ احمدی جماعت کی عبرت کے لئے اسلامی جماعتوں کے ایسے بہت سے نمونے موجود ہیں۔ اور خاص کر وہابیوں کی جماعت۔ ایک وقت تھا۔ کہ اس قوم نے اسلام کی خوب خدمت کی۔ مگر اب ان لوگوں کی حالت یہ ہے۔ کہ ان پر لفظ جماعت بھی اطلاق نہیں پا سکتا۔ اور بالکل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پراگندہ ہو گئے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ شرک کی بیخ کنی کریں مسیح ناصری علیہ السلام کی حیات پر یقین کر کے خود ایک باریک اور خطرناک شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ یا کم از کم مشرکین کی تائید میں لگ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہمیں نہایت ہی شکر گذار ہونا چاہیئے کہ منصب خلافت کو قائم کر کے احمدی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس انتشار اور پراگندگی سے بچا لیا۔ مگر اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ احمدیت کی دیگر خصوصیات کو قائم رکھنے کی کوشش کو نہایت ہی توجہ اور جدوجہد کے ساتھ جاری رکھا جاوے۔ تبلیغ اور اشاعت کا کام جماعت کی تعمیر ہے۔ اور آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت اسکی حفاظت اور مرمت۔ جس طرح تعمیر بغیر مرمت کے فضول ہے۔ اسی طرح تبلیغ بغیر تعلیم اور تربیت کے بے سود۔

میں اس بات کو نہایت دکھ کے ساتھ بیان کرتا ہوں کہ بعض اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک جو شیلا احمدی جب فوت ہوتا ہے۔ تو اس کے فوت ہونے کے ساتھ ہی احمدیت اس کے خاندان سے رخصت ہو جاتی ہے۔

چونکہ ایسے واقعات کی تعداد ہر روز بڑھ رہی ہے اسلئے ہمیں ضرورت ہے۔ کہ اس بات کا فوراً انسداد کریں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مسیح موعود کے سامنے ہم لوگ اس بات کے ذمہ وار ہونگے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:- یاایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارًا - اس آیت کریمہ میں دو حکم ہیں۔ اول یہ کہ اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ دوسرا یہ کہ اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہمارا صرف یہی فرض نہیں ہے کہ اپنے آپ کو احمدیت میں پختہ کریں۔ بلکہ ہر احمدی کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے اہل و عیال۔ بیوی بچوں قریبی رشتہ داروں اور ہمسایہ میں جو کمزور احمدی ہوں۔ ان کو بھی مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ بے شک تبلیغ نہایت ضروری ہے لیکن اس سے بڑھکر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جو لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔ انکو اور ان کی اولاد کو احمدیت پر پوری طرح سے قائم کیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا منشاء ہے کہ ہماری نسل بہت بڑھکر دینی جوش رکھے۔ اور اگر کوشش کی جائے۔ تو یہ بات مشکل نہیں۔ اگرچہ عام قاعدہ یہ ہے کہ بانی سلسلہ سے جس قدر لوگ دور ہوتے ہیں اخلاص اور محبت میں کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن اسکی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ ماں باپ اولاد کی اصلاح کی اسقدر کوشش نہیں کرتے۔ جسقدر کہ وہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اولاد کے متعلق ایسا ہی فکر ہو جیسا کہ اپنے نفس کے متعلق ہر ایک احمدی کو ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ احمدی جماعت کا اخلاص اور محبت روز افزوں روبہ ترقی نہ ہو۔

اسوقت جو احمدی موجود ہیں۔ انہیں سے اکثر ایسے ہیں جو ایک جاہلیت کا زمانہ دیکھ چکے ہیں۔ اور قسم قسم کے مکروہات اور دینی سستیوں میں ملوث ہو چکے ہیں۔ جب وہ لوگ احمدی جماعت میں آئے۔ تو ان کی مثال ایک میلے کپڑے کی طرح تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل نے انکو پاک کر دیا ہے۔ اور ان کی سب میلوں کو دھو ڈالا ہے۔ جب اس کے متعلق یہ ممکن ہے۔ تو ہمارے معصوم بچے جو دنیا کی آلائیشوں سے اسوقت بالکل پاک و صاف ہیں۔ اور جن کو اب تک کسی قسم کا گند چھو بھی نہیں گیا۔ انکو پاک و صاف رکھنا اور احمدیت کا شیدائی بنانا نسبتاً آسان ہے۔ لہذا ہر ایک احمدی سے میرا یہ تقاضا ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کے ساتھ اس قسم کی کوشش کریں۔ کہ ان کی اولاد بجائے عامیانہ رو میں یہ [illegible] والدین سے بڑھکر [illegible] ثابت ہو۔

اس مدعا کو حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل عملی باتیں میں جماعت کے سامنے پیش کرتا ہوں:-

اوّل۔ ہر ایک شخص اپنے گھر کی خبر رکھے۔ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔ جب ہر ایک شخص اپنے گھر کی اصلاح کریگا۔ تو جماعت کی اصلاح خود بخود ہو جاویگی۔ اس بات میں عورتوں کا خاص طور پر دخل ہے۔ عورتوں کو عام طور پر شکایت ہوتی ہے کہ ہمیں دینی کاموں میں حصہ کم ملتا ہے۔ یہ عورتوں کے لئے ایک خاص موقعہ ہے۔ کہ اولاد کی تربیت میں حصہ لیں۔ اور اپنے مردوں کی مدد کریں۔ بلکہ مرد اگر سستی کریں تو ان کے پیچھے پڑ کر ان سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کے دل میں اولاد کی محبت زیادہ رکھی ہے۔ مگر یہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ محبت زیادہ تر کھانے پلانے اور کپڑا پہنانے تک ہی محدود رہتی ہے۔ احمدی خواتین کو چاہیئے۔ کہ اس حالت سے ترقی کر کے اپنی اولاد کی روحانی خوراک اور علمی لباس کی طرف توجہ کریں۔ اور

جیسا کہ احمدی مردوں نے تبلیغ اسلام میں اپنا سکہ بٹھایا ہے۔ اسی طرح احمدی خواتین تربیت اولاد میں دوسری عورتوں سے ممتاز ہو جاویں۔ یہ کوشش انفرادی رنگ میں ہوگی ؛

دوسری کوشش قومی رنگ میں ہونی چاہیئے۔ اور اس کے لئے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ جس طرح تبلیغی سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ اسی طرح تعلیم اور تربیت کے لئے بھی مختلف جماعتیں اپنے اپنے سکرٹری تجویز کریں۔ اور احمدی بچوں (جنہیں لڑکے اور لڑکیاں دونو شامل ہوں) کی تربیت اور تعلیم کا ایک شخص کو نگران مقرر کیا جائے۔ اور جو کارروائی ہو۔ اس کی اطلاع ناظر تعلیم و تربیت کو حتی الوسع پہنچتی رہے۔ اور اس کام کے لئے عموماً معمر اور تجربہ کار مرد و عورت منتخب کئے جاویں۔ جو نہایت نرمی اور محبت سے لوگوں سے کام لیں۔ اور بجائے سختی کے استقلال سے بار بار سمجھائیں۔ فذکر ان الذکری تنفع المؤمنین

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ بار بار نصیحت کرو۔ کیونکہ بار بار نصیحت کرنے سے جماعت مستفید ہوتی ہے۔ پھر تعلیم و تربیت کا کام صرف بچوں تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ بڑے لوگوں کی اصلاح کی بھی کوشش کرنی چاہیئے اور ہر ایک جماعت اس بات کی کوشش کرے۔ کہ اس کے ممبروں کے معاملات میں صفائی ہو۔ وعدوں کو پورا کیا جائے۔ اور نمازیں با جماعت احسن طریق پر ادا کی جاویں۔ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کا کام کیا جائے ملازموں کو اتوار کے دن چھٹی ہوتی ہے۔ دوکاندار اور زمیندار جمعہ کے دن چھٹی کیا کریں۔ اور کسی قریب کے گاؤں میں تبلیغ کے لئے نکل جائیں۔ ہر قسم کے مکروہات سے پرہیز کیا جاوے۔ ہمسایہ سے خواہ احمدی ہو خواہ غیر احمدی نیک سلوک ہو۔ لین دین اور دیگر معاملات میں صرف عدل ہی نہیں۔ بلکہ احسان کا طریق اختیار کیا جائے اگر صرف عدل پر زور دیا جائے۔ تو بہت سے جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے احسان کا حکم دیا ہے۔ اگر باوجود اس احتیاط کے کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے۔ تو پہلے قاضی اور اسکے بعد فیصلہ کرایا جائے اپیل حضرت صاحب کے پاس ہو سکتی ہے۔ پھر جو فیصلہ ہو اسپر راضی ہو جانا چاہیئے۔ آخر عدالتوں میں بھی فیصلہ کسی ایک طرف کے حق میں ہوتا ہے۔ غرض ہر طرح احمدیت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا جاوے۔

سکرٹری تعلیم و تربیت کو چاہیئے کہ اپنی رپورٹ کم از کم ماہوار دفتر ناظر تعلیم و تربیت میں روانہ کرے۔ اسپر ناظر کا فرض ہوگا کہ تمام کارروائی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے پاس بیان کرے۔ ایسی خط و کتابت سے باہم مشورہ بھی ہوتا رہیگا۔ مرکز کے ساتھ تعلق پیدا ہوگا۔ اور حضرت صاحب لائق کارکنوں کے لئے دعا بھی فرماتے رہینگے۔ بس اس دعا پر اس اعلان کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب صاحبان کو اور مجھے اس کام کے سرانجام دینے کی توفیق دے۔ آمین ؛

بت پرست مسلمان

اخبار وکیل نے ہمارے ایڈریس پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

"مرزا صاحب پر جو لوگ ایمان لائے وہ ایمان لانے سے پیشتر نہ تو بت پرست تھے نہ مشرک اور نہ کفار۔ جس سے اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب جن لوگوں کی اصلاح کیلئے مبعوث ہونے کے مدعی ہیں وہ پہلے ہی مسلمان تھے۔ انہیں نہ تو کفر تھا نہ شرک اور نہ وہ بت پرست تھے۔

وکیل کی یہ بات صداقت سے جسقدر دور ہے اس کے لئے ہم پیسہ اخبار ۱۰ مارچ کا وہ لیڈنگ آرٹیکل پیش کرتے ہیں جسمیں وہ اپنے نامہ نگار کی طرف سے لکھتا ہے:-

"ضلع کانگڑہ کے مسلمانوں کی دینی حالت نہایت ابتر ہے وہ جہالت کی وجہ سے شریعت کی باتوں سے قطعی ناواقف ہیں اور ہندو ہمسائیوں کی صحبت کے اثر سے ان میں بت پرستوں کی تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ ہندوؤں کی مانند اپنے گھروں میں بت رکھتے ہیں۔ انہیں غسل دیتے ہیں اور پہلے ان کے سامنے کھانا پیش کرتے ہیں۔ دیویوں کی مورتوں کے آگے بکروں کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ مار گزیدہ لوگوں کو فرضی ناگوں کے آستانوں پر لیجاتے ہیں۔ اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ فرضی ناگ اپنی کرامت سے زہر کا اثر دفع کر دیگا۔ ان کا عقیدہ ہے کہ دیوی دیوتا لوگوں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ یہ لوگ نماز کا نام بھی نہیں جانتے۔ جن لوگوں کی یہ حالت ہو۔ ان کے مشرک اور بت پرست ہونے میں کیسے کلام ہو سکتا ہے۔ اور یہ حالت صرف ضلع کانگڑہ کی ہی نہیں بلکہ اکثر مقامات کی ایسی ہی حالت ہے۔ چنانچہ پیسہ اخبار بھی لکھتا ہے:

"جو حالت نامہ نگار نے ضلع کانگڑہ کے مسلمانوں کی بیان کی ہے۔ وہ صد درجہ افسوسناک ہے۔ لیکن ایسی حالت کچھ کانگڑہ کے مسلمانوں کی ہی نہیں ہے۔ بلکہ ہندوستان کے اکثر مقامات کے مسلمانوں کی یہی ہے"

جب مسلمان کہلانیوالوں کی حالت اس درجہ افسوسناک ہو گئی ہے کہ وہ اسلام کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں جانتے۔ دیویوں کو پوجتے اور ان کے ستھانوں پر بکرے چڑھاتے ہیں اپنے گھروں میں بت رکھتے ہیں۔ اور یہ حالت کسی ایک جگہ کی نہیں۔ بلکہ اکثر مقامات کی ہے۔ تو پھر کون عقلمند ہے۔ جو اس بات سے انکار کر سکے۔ کہ ان کی اصلاح کیلئے ایک برگزیدہ خدا کی ضرورت ہے اور یہ ماننے کیلئے تیار نہ ہو کہ ایسے لوگوں سے سچے مسلمانوں کو علیحدہ کرنے کی نہایت ضرورت ہے ؛

مسلمانوں کی جد وجہد مذہبی امور کیلئے ہے یا سیاسی؟

مسلمانوں نے مسٹر گاندھی کی راہ نمائی قبول کرنے میں جو ٹھوکر کھائی ہے۔ اس کا احساس اگرچہ عام طور پر ابھی نہیں ہوا لیکن کبھی کبھی اس قسم کی آوازیں بلند ہوتی ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ اب انہیں اس کا احساس ہو رہا ہے رسالہ صوفی میں ایک مضمون شایع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ۔

"اگر مسائل حاضرہ کا تعلق خالص دین سے ہے تو ہمارے لئے اس سے زیادہ شرمناک بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ اسمیں مہاتما گاندھی کے مشورہ کی ضرورت سمجھیں۔ اور تاوقتیکہ وہاں سے کوئی فتویٰ صادر نہ ہو جائے۔ ہم اپنے فتویٰ کی صحت پر ایمان نہ لا سکیں۔ لیکن اگر ان معاملات کا تعلق بالکل دنیا سے ہے تو پھر اس کیلئے دنیاوی امور کی طرح کوشش کرنا چاہیئے اور مذہب کو علیحدہ سمجھکر جد وجہد کرنی چاہیئے"

اگر یہ درست ہے۔ کہ مسلمانوں کو مسئلہ خلافت اور مقامات مقدسہ کے متعلق مذہبی لحاظ سے اضطراب اور بے چینی ہے۔ اور وہ ان باتوں کو مذہبی سمجھتے ہیں تو فی الواقع ان کے لئے یہ شدید شرم کا مقام ہے کہ اس کیلئے وہ مسٹر گاندھی کی راہ نمائی میں جد وجہد کریں۔ اور اگر ...... انہیں چھوڑ سکتے۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ ان امور کو مذہبی نہ قرار دیں۔ ان میں سے ایک بات انہیں ضرور اختیار کرنی چاہیئے ؛

مکتوبات امام

(۱) دائمی نجات

نجات کے متعلق ایک صاحب کے سوال کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھا:۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ چشمہ معرفت کے الفاظ سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت صاحب نے دائمی نجات کا انکار کیا ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھیں۔ تو یہ انکار ہے بھی نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان کو خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کے احسان اور وعدوں کے مطابق دائمی حیات اور ابدی قرب اور وصول الی اللہ حاصل ہو گا۔ مگر کب؟ جبکہ وہ فنا فی اللہ ہو کر وحدت وجود کے مقام پر پہنچ جائے۔ پس یہ بھی درست ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفت چاہتی ہے۔ کہ کبھی کبھی نقش موجودات کو مٹا کر صرف اسی صفت کا جلوہ ہو۔ مگر وحدت وجود کا مقام جس کے بغیر دائمی نجات ناممکن ہے اس امر کا بھی تقاضا کرتا ہے۔ کہ اس مقام کا لحاظ رکھ کر جس چیز نے اپنی شخصیت کو تو مٹا دیا۔ اور خدا میں ہو گئی۔ اس کو دائمی طور پر قائم رکھا جائے پس ماسوا اللہ ضرور مٹایا جائے گا۔ اور پھر پیدا کیا جائیگا۔ اور پھر مٹا دیا جائیگا۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح چلا جاویگا۔ مگر وہ جس نے خدا کی محبت اور اس کے قرب اور وصال کی چادر پہن لی۔ اور خدا میں پنہاں ہو گیا۔ وہ گو خدا نہیں۔ لیکن خدا کا غیر بھی نہیں۔ اس لئے وہ اس چشمہ معرفت والی عبارت سے مستثنیٰ ہے۔ میں نے وحدت وجود نہیں لکھا۔ بلکہ مقام وحدت وجود لکھا ہے۔ اس کو نظر انداز نہ کریں۔ وحدت وجود اور چیز ہے اور مقام وحدت وجود اور چیز +

(۲) دجال کی حکومت میں رہنا

حضور نے ایک صاحب کے دجال کی حکومت کے ماتحت رہنے کے اعتراض کے متعلق مفصلہ ذیل جواب دیا:۔

دجال تو ایک صفت ہے ورنہ دجال ایسا ہی کافر ہے۔ جیسے دوسرے کافر ہیں۔ دجال اس کو اس وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ دین کے معاملہ میں بہت فتنہ برپا کریگا۔ اور اس کی بابت یہ لکھا گیا ہے۔ کہ وہ کفر کو بڑی خوبصورت شکل میں پیش کریگا۔ جب باقی کافروں کے ماتحت انبیاء رہتے آئے ہیں۔ تو اس کے ماتحت کیوں نہیں رہ سکتے حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل تھے۔ وہ ایک بت پرست قوم کے جو سارے انبیاء کی منکر تھی ماتحت رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ساری عمر ایک کافر بادشاہ کے ماتحت بلکہ اس کی ملازمت میں گذاری۔ حضرت یحیٰی۔ حضرت ذکریا حضرت دانیال حضرت یرمیاہ اور اور بہت سے انبیاء کفار کی حکومت کے ماتحت رہے تیرہ سال تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار مکہ کے قوانین کے ماتحت رہے۔ مکہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسواسطے نہیں چھوڑا تھا۔ کہ وہاں کفار کی حکومت تھی۔ بلکہ اسواسطے کہ عمائد مکہ اسلام کے پیرووں کو تلوار سے مٹاتے تھے۔ اور مسلمانوں کو وہاں رہنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ آپ نے اپنے صحابہ کو حبشہ کی طرف بھیجدیا جہاں کا بادشاہ گو آخر مسلمان ہو گیا۔ مگر پہلے عیسائی تھا۔ اگر کافروں کے ہاں رہنے کی اجازت نہ ہوتی۔ تو ایک کافر حکومت سے نکالکر دوسرے کافر کی حکومت کے ماتحت کیوں کر دیا جاتا۔ بات یہی ہے کہ پہلی حکومت سے نکلنے کی وجہ یہ نہ تھی کہ وہ کفار کی حکومت تھی۔ بلکہ یہ کہ وہ لوگ اسلام کا اظہار علی الاعلان کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے +

(۳) دو اعتراضوں کا جواب

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا کہ:۔

ایک مخالف مولوی نے ایک معزز زیر تبلیغ شخص کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسطرح بدظن کیا۔ کہ دعویٰ تو ان کو نبی ہونے کا تھا۔ مگر انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اپنی جائداد سے اپنی لڑکیوں کو شرعی حصہ نہیں دیا۔ مخالف مولوی نے یہاں تک کہا ہے کہ میں نے خود قادیان جا کر یہ بات لوگوں سے معلوم کی ہے۔

ایک اور اعتراض حضرت مسیح موعود پر کیا جاتا ہے کہ آپ نے اخبار البدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء میں فرمایا کہ "ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے" اور یہ صحیح نہیں۔

ان اعتراضوں کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم سے حسب ذیل سطور رقم فرمائیں:۔

جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا۔ وہ پاگل ہے۔ شریعت تو مرنے کے بعد کسی کا ورثہ تقسیم کرتی ہے۔ اگر یہ اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو مجھ پر۔ لیکن اس معترض کو یاد رہے کہ سرکاری کاغذات اس امر پر شاہد ہیں کہ ہم نے اپنی والدہ اور بہنوں کو ان کا شرعی حصہ ادا کیا ہے +

دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک تاریخی مسئلہ ہے لکھنے میں گیارہ بچے کی جگہ گیارہ بیٹے لکھا گیا ہے۔ ایسی غلطیاں تو قرآن کریم کی چھپوائی میں بھی ہو جاتی ہیں۔ کیا تحریری غلطیاں پر وہ معترض قرآن کریم کو چھوڑ دیگا +

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی ڈائری

(یوم جمعہ ۲۷ جنوری ۱۹۲۲ء بعد نماز فجر)

سنت سرمہ کے متعلق ایک دوست نے سوال کیا کہ "کیا سرمہ لگانا سنت ہے؟" فرمایا۔ ایک سنت جو ہمارے ملک کی ہے۔ وہ تو یہ ہے کہ لوگوں نے سنت کے عجیب معنے بنا لئے ہیں۔ میں نے حیدرآباد میں دیکھا کہ ایک شخص ریوڑیاں بڑے شوق سے کھا رہا تھا۔ میں نے پوچھا تو کہا کہ یہ سنت ہے کیونکہ مسیح موعودؑ کھایا کرتے تھے۔ تو سنت کے بڑے وسیع معنے کر لئے گئے ہیں۔

سنت کے اصلی معنے یہی ہیں کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب رکھا۔ اور بعض اعمال ہیں جنہیں محبت کہہ سکتے ہیں جیسے عبداللہ ابن عمرؓ کا یہ فعل کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھکر پیشاب کیا وہ وہاں بیٹھکر ضرور پیشاب کرتے۔ لوگوں نے پوچھا کیا آپ کو اسی جگہ پیشاب آتا ہے۔ تو کہا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیشاب کیا تھا۔ اسی طرح جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جوتی پونچھی وہاں پہنچکر وہ بھی جوتی پونچھنے لگ جاتے یا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔ وہیں وہ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے یہ اعمال محبت ہیں۔ بعض باتیں ملکی رواج کی ہوتی ہیں۔ جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لباس عربی تھا۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص ویسا ہی لباس پہنے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے عربی نہیں ہندوستانی لباس پہنا۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پگڑی بھی باندھتے تھے۔

بعض چیزیں طبیعت کی پسندیدہ ہوتی ہیں جیسے کدو۔ لوگ سنت سنت تو کرتے ہیں۔ مگر جب طبیعت کے خلاف ہو تو پھر رک جاتے ہیں۔ پاجامہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا تھا مگر یہ نہیں کہ ایسا ہی پہنا جائے بلکہ مطلب یہ کہ اس قسم کا لباس کیونکہ پتلون بھی تو پاجامہ ہے کیا وہ خلاف سنت ہوگا۔

اسی سلسلۂ کلام میں تمثیلاً یہ بات فرمائی کہ گرگابی حضرت صاحب (مسیح موعودؑ) نے پہنی تو پاؤں میں بدل بدل جاتی۔ اس لئے سرخ اور زرد دھاگے باندھ گئے۔ ایک مخلص جو آیا تو اس نے دیکھا۔ کہ کسی نے اس طرح حضرت صاحب کی گرگابی کو بدنما کر دیا ہے اس نے دھاگے کھولدئے۔ جب دھاگے کھل گئے تو حضرت صاحب اپنی گرگابی پہچان نہ سکے۔ بلکہ فرمایا یہ میری گرگابی ہی نہیں۔ میری گرگابی پر تو دھاگے بندھے ہوئے تھے آخر حضرت صاحب گرگابی زیادہ پہن نہ سکے۔

فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاندانی طور پر ہمارے پاؤں بہت نرم ہیں۔

مرنے کے بعد کا فرضی نقشہ فرمایا۔ یورپ کے لوگوں نے مرنے کے بعد کا عجیب نقشہ بنایا ہے۔ وہ ابھی سے اپنا پروگرام بھی بنا لیتے ہیں۔ کل اخبار میں مسٹر چرچل جو کہ انگلستان کے متعلق تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مرنے کے بعد جنت میں جاؤں گا۔ تو پہلے دس لاکھ سال کا عرصہ تصویر کشی میں لگاؤں گا۔ کیونکہ رنگوں میں ابھی بڑی تحقیقات کی ضرورت باقی ہے مسٹر چرچل کی یہ خواہش بالکل بچوں کی سی ہے جیسے ایک بچہ کو کہیں کہ چل تجھے اللہ میاں کے پاس لے چلیں تو وہ بھی کہیگا۔ اچھا چلو۔ اللہ میاں سے میں کھلونے لونگا۔

یہ یورپ والے دوسروں کے خیالات مثلاً پل صراط یا جنت کی نعمتوں وغیرہ پر تو اعتراض کرتے ہیں۔ مگر خود ایسی باتیں کرتے ہیں۔

(۵ فروری ۱۹۲۲ء بعد نماز ظہر)

فقد لبثت الخ کا مطلب ایک ذکر میں فرمایا کہ لوگ فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ کے معنے نہیں سمجھتے اس کے معنے تو یہ ہیں کہ میری زندگی نمونہ تھی اور لوگ میری پیروی اس وقت بھی کرتے تھے جب میں نبی نہ تھا اور مجھے ایک خاص شخص سمجھکر عزت کرتے تھے اگر یہ نہیں تو یہ مطلب ہوا کہ گویا ہر ایک شخص جو خواہ کتنا ہی بے حیثیت ہو اور لوگوں نے اس کی طرف توجہ نہ کی ہو اپنے آپ کو اس بنا پر نبی کہہ سکتا ہے۔ کئی دفعہ لوگوں کو کسی کی طرف توجہ نہیں ہوتی اور اگر توجہ ہوتی ہے۔ تو محض اسکو بے حقیقت سمجھکر چشم پوشی کرتے ہیں۔

رسول کریم کی سیرت فرمایا لوگوں نے نبوۃ کی حقیقت نہیں سمجھی اگر بڑھانے لگتے ہیں۔ تو اس طرح کہ خدا کی طرح بنا دیتے ہیں۔ اور اگر گھٹاتے ہیں تو معمولی شریف آدمی یا نمبردار کی طرح بنا دیتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں رسولؐ نے جھوٹ نہیں بولا۔ ڈاکہ نہیں ڈالا۔ حالانکہ کوئی بھی شریف آدمی جھوٹ نہیں بولتا۔ ڈاکہ نہیں ڈالتا۔ بلکہ بتانا یہ چاہئیے کہ آپؐ کا جو دعوٰے رسالت ہے۔ اس کے مطابق آپ میں کمالات ہیں۔

پھر فرمایا کہ میرا ہمیشہ دل چاہتا ہے کہ نبی کریمؐ کی سیرۃ ایسے طریق پر لکھی جائے جس سے پڑھنے والا کتاب کو پڑھکر فوراً اس نتیجہ پر پہونچ جائے کہ آپ نبی یا رسولؐ یا خاتم النبیین ہیں۔ مگر اب تک جو سیرتیں لکھی گئی ہیں ان میں آپؐ کو اچھا بادشاہ یا کامیاب شخص ثابت کیا جاتا ہے چاہئیے یہ کہ آپؐ کا جو دعوٰی ہے وہ کمالات اس کتاب میں دکھائے جائیں۔ مثلاً نپولین یا ولنگٹن یا کلایو کی سوانح عمریاں لکھی جاتی ہیں تو یہ لوگ چونکہ اچھے جرنیل یا اچھے مدبر تھے اس لئے مصنف ان کی یہ ہی خصوصیات کو بیان کریگا۔ جنکو پڑھکر ایک شخص فیصلہ کریگا۔ کہ یہ شخص جرنیل یا مدبر تھا۔ یا نہیں تھا۔ اسی طرح رسول کریمؐ کی سیرت لکھنے والے کو آپکی شان نبوت دکھانا چاہئیے فرمایا۔ مجھے فرصت نہیں میں نے کئی انگریزی خوانوں کو ادھر توجہ دلائی ہے۔

بیعت مندرجہ ذیل دو شخصوں نے بیعت کی

(۱) خوشی محمد۔ ادرحمہ شاہپور

(۲) رحمٰن۔ ادحمہ شاہپور

(۲۷ جنوری بعد نماز جمعہ)

بیعت جمعہ کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے بیعت کی

(۱) چوہدری لعل دین۔ سکنہ کلو سوہل۔ گورداسپور۔

(۲) شاہ نواز۔ پونچھ۔

(۳) عبدالغنی۔ ملسیان۔ جالندھر۔

(۴) الف دین۔ ازوری ضلع ریاسی جموں۔

(۵) فقیر محمد۔ ازوری ضلع ریاسی۔ جموں۔

(۶) قائم الدین صاحب - پونچھ
(۷) علی محمد صاحب - ڈلہ - ضلع گورداسپور
(۸) فقیر صاحب " " "
(۹) کمال الدین صاحب " " "
(۱۰) حیدر صاحب " " "

(۲۷ جنوری ۱۹۲۲ء - بعد نماز عصر)

پوپ کا ذکر

پوپ کی موت کے ذکر میں فرمایا - پوپ کی وجہ سے رومن کیتھولک میں مذہبی احساس زیادہ ہے - فرمایا مجھے مسلمانوں پر تعجب آتا ہے - کہ امیروں میں مذہب کا احساس نہیں رہا - پوپ کی حیثیت کئی مسلمان بادشاہوں سے زیادہ ہے - مگر وہ مذہبی آدمی ہے - مسلمانوں میں جو دولتمند ہوتا ہے - وہ دین کو بھول جاتا ہے -

پھر پوپ کے انتخاب کے طریق کے متعلق فرمایا کہ ۶۴ کارڈنیل اپنے میں سے ایک کو پوپ انتخاب کرتے ہیں - یہ پوپ جو مراہے - ادنیٰ درجہ کا خیال کیا جاتا تھا - اس سے پہلے کی موت پر جھگڑا ہوا - مگر اسپر چونکہ جھگڑا نہ تھا اسلئے سب پارٹیاں متحد ہوگئیں - ان لوگوں میں ایک ضرب المثل ہے - کہ جو پوپ بن کر جاتا ہے - وہ پادری بن کر آتا ہے اور جو پادری بن کر جاتا ہے - وہ پوپ بن کر آتا ہے -

(۱۳ - فروری ۱۹۲۲ء - عصر)

بیعت

عبداللہ بیگ صاحب بانڈار - ضلع ہزارہ
علم دین صاحب - ڈیریوالہ - ضلع گورداسپور

(۱۳ - فروری ۱۹۲۲ء)

کفر و اسلام کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ

مولوی محمد علی صاحب نے جو لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ جب کوئی لا الہ الا اللہ کہہ دے - پھر خواہ وہ کفر کرے یا شرک ایمان سے باہر نہیں ہوتا - اس کے متعلق ذکر آیا - فرمایا کہ اس سے تو اسلام پر وہ مثل صادق آگئی - کہ کسی نے ریچھ کو کمبل سمجھ کر اٹھانا چاہا - اور ریچھ نے اسے پکڑ لیا جب دیر لگی - تو اس کے ساتھی نے کہا - اگر نہیں اٹھایا جاتا تو چھوڑ کر آجاؤ - اس پر اس نے کہا - میں تو کمبل کو چھوڑتا ہوں پر کمبل مجھے نہیں چھوڑتا -

اس عقیدہ کے رو سے گویا اسلام گلے پڑا ہوا پھر اتر نہیں سکتا - خواہ انسان کچھ کرے -

(۱۴ - فروری ۱۹۲۲ء عصر)

ہمیں کیسے آدمیوں کی ضرورت ہے

اس ذکر میں کہ ہمارے جو علماء ہیں - وہ انگریزی نہیں جانتے - اور جو انگریزی جانتے ہیں - وہ بالعموم عربی فارسی نہیں جانتے - فرمایا کہ اگر ہم نے مشرق وسطیٰ اور مشرق قریب پر قبضہ کرنا ہے - تو ہمارے لئے ضروری ہے - کہ ہم میں عربی انگریزی اور فارسی انگریزی جاننے والے پیدا ہوں

(۱۷ - فروری ۱۹۲۲ء بعد نماز جمعہ)

بیعت

(۱) شاہ ولی صاحب - کنڈر کشمیر
(۲) امام الدین صاحب آرائیں ننگل متصل قادیان
(۳) فضل الدین صاحب کمہار - قادیان ضلع گورداسپور
(۴) فضل حق ولد فتح علی صاحب ڈھوکر جہانہ ضلع جہلم

خمخانۂ احمدیت کا ایک جام عرفان

گورنمنٹ سکول شیموگہ کے طلباء اعلیٰ کیلئے ذیل کی نظم لکھی گئی جسمیں شناخت کے پانچ ذرائع وقت - نام - مقام - کام - حلیہ پیش نظر رکھ کر صداقت حضور مہدی احمد جری اللہ صلے اللہ تعالیٰ علی محمدہ و علیہ وسلم بالاختصار ظاہر کی گئی ہے -

اے عزیزو! یہ خاص نعمت ہے
پاس اپنے جو دیں کی دولت ہے

ہاں یہی گنج آسمانی ہے
ہاں یہی لطفِ جاودانی ہے

گو نبی کے ہم غلام ہوئے
داخلِ مجلسِ کرام ہوئے

"وہ نبی" تاجدار روحانی
ہے جو بے مثل اور لاثانی

سارے نبیوں کا بادشاہ وہ ہے
دین و دنیا کی اک پناہ وہ ہے

اسکے عاشق خدا کے پیارے ہیں
فلکِ اہتدا کے تارے ہیں

بڑھ کے خورشید سے ہے تابندہ
وہی زندہ ہے تا ابد زندہ

وہی زندہ نبی ہے دنیا میں
شافع الخلق ہے جو عقبیٰ میں

اب بھی بابِ فضلِ باری ہے
اس کا دریائے فیض جاری ہے

موج اٹھتی ہے بحرِ رحمت میں
جوش ہے چشمۂ نبوت میں

کہو دیکھا سنا ہے تم نے کہاں
کہ پیاسے کے پاس آئے کنواں

ہم نے لیکن یہ ماجرا دیکھا
جلوۂ شانِ مصطفیٰ دیکھا

اب محمدؐ ہے رنگ احمد میں
یعنی مہدی کی ذاتِ امجد میں

شاہ عالی مقام آپہنچا
لیکے وحدت کا جام آپہنچا

وہی محبوب و دلربا آیا
اپنا موعود پیشوا آیا

جس کی قرآن میں بشارت ہے
دیکھ لے وہ جسے بصارت ہے

تھی خبر آخرین منہم میں
کہ پھر آتا ہے "وہ نبی" تم میں

پھر احادیث میں روایت تھی
سارے عالم میں جسکی شہرت تھی

یوں حدیثوں میں صاف صاف آیا
کہ حبیبِ خدا نے فرمایا

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمْ
ابْنُ مَرْيَمَ إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

پانچ پہچان کی ز روئے عقل
وقت و نام و مقام و کام و شکل

یوں ہی مہدی کی آپ پہچانیں
اپنا موعود بالیقیں جانیں

مصطفیٰ نے وہ لطف فرمایا
احمدی ہر اک نشان بتلایا

وقتِ آمد جتا دیا اس کا
نام احمدؐ بتا دیا اس کا

یعنی جب چودھویں صدی ہوگی
ساتھ ہی بعثتِ احمدی ہوگی

پھر بتایا مقام احمدؐ کا
مہدی پاک کدعہ میں ہوگا

قادیاں جس کو کہتے ہیں کدعی
کدعہ کی ہے یہی تو آبادی

کام سب کچھ بتا دیئے اسکے
سارے منصب بتا دیئے اسکے

شغل یہی ہے اور بڑی بھی ہے
وہ نبی اور امتی بھی ہے

شکل تک صاف صاف بتلائی
جس سے ہر بات فیصلہ پائی

یہ بیانِ حبیبِ یزداں ہے
گو وہ اک کوکبِ درخشاں ہے

جلوہ دکھلائیگا تمہیں وہ یوں
بال سیدھے ہیں رنگ گندم گوں

سرمگیں نیم باز آنکھیں ہیں
"مخمور ساز و نیاز آنکھیں ہیں"

اس زباں میں ذرا سی لکنت ہے
بات جسمیں کہ خدا کی قدرت ہے

قلب ایماں پر وہ سماتی ہے
جاں کو بھاتی ہے دل لبھاتی ہے

قادیانی کہو کہ فارانی
ایک ہے اپنا دلبر جانی

مدنی چاند کی تجلی ہے
دل عشاق کی تسلی ہے

بات جب اس کی یاد آتی ہے
یاد سے ساری خلق جاتی ہے

سینہ میں نقشِ حق جماتی ہے
دل سے غیرِ خدا بھلاتی ہے

اسکے منکر جو بات کہتے ہیں
یونہی اک واہیات کہتے ہیں

بات جب ہو گئے ہیں آئیں
میرے منہ پر وہ بات کہہ جائیں

مجھ سے اس دلربا کا حال سنیں
مجھ سے وہ صورت جمال سنیں

آنکھ پھوٹی تو خیر کان سہی
نہ سہی یونہی امتحان سہی

کدعہ سے ہم جو لائے شیموگہ
جامِ عرفاں بجائے شیموگہ

اس محبت کو با صفا سمجھے
جو نہ سمجھے اسے خدا سمجھے

القصیدة العربیة

تموج عشق کی ایک ساعت

(از مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

اقول ووجدي فوق وجد المتيم
واني من العشاق فرد ومنزلي
وعشقي علا موج البحار تموّجاً
ولي فطرة تعلو القلال وعندها
ونفسي انا ها قيمتي في فداءها
ولي همة تهوي النفوس علوّها
ولا تذكروا عندي جمالاً فانني
له طلعة تصبي القلوب بحسنها
وما ان ارى وجهاً حسيناً كوجهه
رايت وجوهاً ثم أثرتُ وجهه
وعيني رأت ابهى اللآلي أناقةً
وقالوا ضياء الشمس اجلى جلالها
ولم يعرفوا القمران من نور حسنه
ولولاه لم تبد الخلائق كلها
ولولاه لم يوجد من الخلق اثره
ولا من جمال النيرين ونوره
ولا في اللآلي حسنها المتلألأ
ولا جذبة للصب من غنجية
ولا سجع [illegible] شداه المهزّج
ولا نسيم [illegible] بها ورقاءنا
فنفسي غدت حباً تعالت شئونه
وقالوا ملوم مستهام لحبه
ولا يطلع منهم على سر حالتي
واني انا المخفي من عين حاسدٍ
وما اخطئت فيما عرفت فراستي
واعطيتُ جذب الحق مثل بلالنا
وحبي حبيب الله خير الخلائق
وهل من حبيب من يضاهي محمداً
واني فديتك يا مسيح محمدٍ
عرفناك انك احمد ومحمّدٌ

تباريح شوقي لا يفنيها تكلمي
بعيدٌ الى اقصى المنازل الشمّي
وهل عند بحري قطرة موج قلزم
اشم الجبال كخردل متهضّم
ولي لذة في السبل عند التألّم
فتلتذّ منها بالفداء وبالدم
غنى بحب ذي جمالٍ مطهّم
له مدحة من كل حسنٍ وميسم
وما ان ارى حسناً كحسن المواسم
وهل مثله في الدهر للمتوسّم
فعافتْ اذا ما أنستْ من مقسّم
ونور جمال البدر ابهى العوالم
كذرة شيءٍ او كلمعة مبسم
ولم تخلق الافلاك والارض والسمي
ولا ما بدا من عالم ومعالم
ولا من بهاء في الحسان وميسم
ولا للمعالي حظ وجه مكرّم
ولا الفة مع لوعة وتوصّم
ولا نطق تهنّج من المترنّم
ولا ما حمامتنا به من تنغّم
ووجهاً احب جماله بتوسّم
ولم نعرفنا رزق وحظ تنعّم
عرفت ولا شهمٌ ولم يتفهّم
وحبي لبُعْدٍ منه اخفى كانجم
وراىٌ مصيب فكرة لم يسقم
واعطيت كالصديق نور توسّم
وحبي نبي الله بحر المكارم
وهل مثل احمد من محب مكرّم
رأينا بوجهك كل نور مكتّم
ووجه المهيمن لاح من وجهك السمي

وانت الذي بك بشر الرسل كلهم
وانت الذي اثنى عليه محمّدٌ
وانت الذي بوركت من كل بركة
وانت الذي حلّى الزمان قدومه
وانت الذي احيى الشريعة والهدى
وعادت رياض الدين خضر نضارةً
وقد بدلت ايام كل نحوسة
وقد جُدِّد الدين ودارت والارض والسما
تجلّت به للخلق طلعة ربنا
رأينا به وجه النبيين كلهم
وجاء بآيات الصداقة كلّها
سعيدٌ اتاه مصدقاً وموالياً
وطوبى لمن وافى مسيح محمدٍ
وويل لمن ولّى وادبر منكرا
يقولون يأتينا المسيح بنفسه
وها هو حي في السماء بجسمه
وقد مات من اي المئين مسيحهم
ومن جاءهم بالحق هم ينكرونه
وقالوا نعم اذ قيل مات محمد
وقد جاء في القرآن ذكر وفاته
حيات المسيح اليوم سمٌّ عقيدةً
وعون لتثليث النصارى نصرهم
ومن كان موعوداً وينتظرونه
وها هو من ابناء فارس جاءنا
وقالوا هو الدجال دعواه فرية
ولم يعلموا ان الرسول محمداً
وكل نبي كان مظهر شانه
واتباعه كالانبياء تشابهاً
وهب في مماثلة المسيح الوفهم
له عزة لا توهبنّ لغيره
وشتان ما بين المسيح المحمدي
فان المسيح الموسوي اتى هدى
وعين اليهود فللمسيح كليلة
واحمدنا الهندي سيف مهنّد

الى سيد الكونين من عهد آدم
واوصى لتسليم له كل مسلم
وانت الذي اكرمت من كل مكرّم
ببهجته الزهراء من هزّ موسم
وجدد دين الله بعد التردّم
بيمنك يا غيث العطا والمراحم
بايام اسعاد ورشد ومكرم
بما جاء للتجديد هادي العوالم
ولاحت به آياته للعوالم
عرفنا به الرسل الكرام لمقدم
بما جاء رسل الله نصح العالم
شقي تعاماه كضالٍّ وهائم
والغاه بحر النور عند التوسّم
ووا ها على المختال لم يستسلم
وذلك موعودٌ باثار مقدم
وينزل فينا عند رزء الصواكم
ومن كان موعوداً فذالك من سمى
ومن مات بالتحقيق يدعون كالحي
وثاروا بغيظ عند نعي ابن مريم
ومن يأتنا للحق بالحق يفهم
لبطلانها بالنص رغم لمسلم
وذلك شرك بالذي ماله سمي
هو الفرد منا في شئون ابن مريم
سماه مسيحاً بآيات مقدم
وانّى له شان المسيح المعظم
له اي شان في الورى بتكرّم
كجزء من الاجزاء غير متمم
ومنهم مثيل جميعهم بتقدم
واحمد خير منه شاناً واكرم
له رفعة لا توجدن لمكرم
وبين المسيح الموسوي المكلم
لقوم واخر رحمة للعوالم
فمن مثلهم انّى لهم من توسّم
احدّ سيوف الله عند الملاحم

حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی شہادت

خدا رحم کرے ۔ ہمارے پیغامی بھائیوں پر کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت سے انکار کرتے ہوئے آپ کے معجزات اور اعجازی کلام سے جو بڑی تحدی کے ساتھ دنیا کے سامنے چیلنج کے طور پر پیش کئے گئے یا یک زبانی تحدی بتاتے ہیں ۔ اور یہ بیّن اور صریح نتیجہ ہے اس مخالفت کا جو یہ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مقابلہ میں کر رہے ہیں ۔ ذیل میں ایک حوالہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی کتاب نور الدین سے جو بعنوان "ایک نہایت لطیف اور ضروری نکتہ" درج ہے نقل کیا جاتا ہے ۔ جس سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کی صداقت اظہر من الشمس ہے حضرت خلیفہ اول رضؓ تحریر فرماتے ہیں :-

"میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشار حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا ۔ آپ نے فرمایا ۔ ان اعتراضوں کی اصل ہے ۔ معجزات اور خوارق کا انکار ۔ یہ لوگ اسی ایک مد میں ان تمام ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں ۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ۔ [illegible] لوگ اور انکے دل و دماغ کے نیچری بھی بد قسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلا ہیں ۔ اور جہاں کسی معجزے کا ذکر ہوا ۔ اُسے ہنسی اور ٹھٹھے میں اُڑا دیا ۔ اسوقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن میں مذکور ہیں ۔ ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موعود ہے ۔ جس کا یہ دعویٰ ہے ۔ کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تھیں ۔ جو عجائبات خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے ۔ وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو موجود اور تیار ہے ۔ کوئی ہے ۔ جو آزمایش کے لئے قدم اٹھائے" (نور الدین صفحہ ۱۲۵ بجواب سوال ۲۱۸ دہرم پال)

مندرجہ بالا چند سطور سے صاف ظاہر ہے ۔ کہ حضرت مسیح کا یہ دعویٰ ہے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہ السلام کے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قرآن میں مذکور ہیں ۔ ان سب کے لئے صدق اور حقیقت کو اپنے ہزاروں معجزات اور خوارق سے ثابت کرنے کے لئے آپ مبعوث ہوئے ۔ اس سے آپ کی نبوت بیّن طور سے ثابت ہوتی ہے کیونکہ آپ نے اپنے آپ کو جماعت انبیاء میں داخل کیا ہے ۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا اسوقت نبوت مسیح موعود کے بارے میں کیا عقیدہ تھا ۔

عبد المجید قریشی از رائے سینا دہلی *

وانا قتلنا الكافرين جميعهم … بسيف الادلة عند التخاصم
ونحن رجال الله حقا وعندنا … سيوف بمتنة احد الصوارم
وشاهت وجوه الكافرين بظلمهم … فمنهم عليهم ما ترون عليهم
كنضناضة هم نضنضوا بتغيظ … لهم من حفيف كالنطفي بتحدم
وهم قد تراءوا اناسي صورة … وهم كالعقارب سيرة والاراقم
لقد كفروا اذ قبلنا صداقة … مسيح المهيمن مقتدى كل مسلم
وآذوا بايمان وتصديق ما ادعى … وسبوا وعابوا كلنا كالمسكلم
وجرح السنان له التيام بمرهم … وجرح اللسان فماله من مراهم
وبعض عباد الله ستر مدمرك … واشأم للتدمير من عطر منشم
ونحن كماة الله صحب نبيه … واظلاله في الخلق للمتوسم
ونحي لدين الله نسعى لامره … فذوق لنا في السبل عند التألم
ونسقي بلاد الله ماء من الهدى … كغيث يغيث الخلق عند التضرم
نباهي بان الله فينا رسوله … وفينا مسيح الخلق هادي العوالم
وطوبى لارض الهند فيها نزوله … وطوبى لقوم منزليه كمكرم
وطوبى لعين قد راته توددا … وطوبى لقلب فيه حب المواسم
وطوبى لعزمي للفداء تعشقاً … ونفسي فدت وجه الحبيب المكرم
وادعو الدعاء الحب في العشق والفدا … وشدة لوع والجوى والتضرم
الى ان اكون صبابة وتعشقا … كسابح بحر او كغواص قلزم
وما اوتي العشاق كان كقطرة … وما اوتيت يكون كالبحر واليم

واعظ کیسے ہوں!

فرمایا ۔ "حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہیئے ۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے ۔ بلکہ وہ خالص دین کے ہو گئے تھے ۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے ۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہیئیں ۔ جو سلسلہ کیواسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں ۔ وہ قانع ہونے چاہیئیں ۔ اور دولت و مال کا انکو فکر نہ ہو ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کیواسطے بھیجتے تھے ۔ تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا ہے نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا ۔ یہ کام اس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کیلئے وقف کر دے ۔ متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے ۔ ورنہ خدا اسکیواسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے ۔ اگرچہ بہت سے لوگ اسطرح کے ہیں ۔ مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو تو انکی مثال ایسی ہے جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو ۔ خدا انکو پیار کرتا ہے ۔ جو خالص دین کیواسطے ہو جاوے ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں ۔ جو تبلیغ کے کام کیواسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ پر پھریں اور خدا کی باتیں پہنچائیں ۔ صبر [illegible] تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں ۔ انکی طبیعتوں میں جوش نہ ہو ۔ ہر

ہندوستان کی خبریں

زمیندار کا مقدمہ ۱۸ مارچ اخبار زمیندار کے اڈیٹر پرنٹر اور پبلشر کا مقدمہ پیش ہوا۔ استغاثہ کے گواہ گذرے حافظ سلطان احمد پبلشر نے جرم کا اقبال کرتے ہوئے گورنمنٹ اور عدالت سے معافی کی درخواست کی۔

وزیریوں کا حملہ اخبار پائنیر رقمطراز ہے کہ سال کا یہ وقت ہے۔ جب قبائل کے دماغوں میں کسی قدر حملے کا خیال عود کر آتا ہے۔ چنانچہ گومال وادی میں سپین جی کے قریب دو سو وزیریوں نے گذشتہ ہفتہ ایک سول بدرقہ پر حملہ کیا۔ جو دانا کو ذخائر اور روپیہ لیجا رہا تھا۔ بدرقہ نے مقابلہ کیا۔ مگر غنیم کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے مغلوب ہو گیا۔ حملہ آور پانچہزار روپیہ نقد جو کہ اونٹوں پر لدا ہوا تھا۔ اور تمام ذخائر لے گئے۔ ہمارا ایک حوالدار ملاک اور ایک خاصہ دار سپاہی زخمی ہوا۔

شہنشاہ معظم کا یوم ولادت چیف کمشنر صوبہ دہلی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۳ جون ۱۹۲۲ء کو ہفتہ کے روز بادشاہ سلامت کے یوم ولادت کی عام تعطیل ہوگی۔ اور اس روز صوبہ دہلی کے تمام دفاتر بند ہونگے۔

اکالیوں کے خلاف الزامات حکومت پنجاب کا اعلان مورخہ ۱۷ مارچ مظہر ہے کہ راجہ جنگ کے گاؤں سے شکایات موصول ہوئی ہیں کہ وہاں مسلمانوں کو سکھ لوگ اذان سے روک رہے ہیں۔ پنجشنبہ کو پنجاب کونسل کا ایک رکن منٹگمری سے لاہور کو آرہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ دو اکالی اس گاڑی میں چڑھے۔ جو خواتین کے واسطے مخصوص تھی جب ایک شخص نے انہیں منع کیا تو انہوں نے اس شخص کے تھپڑ رسید کیا۔

پرنس آف ویلز کولمبو میں کولمبو۔ ۲۱ مارچ۔ آج صبح شاہزادہ ویلز کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ گودی میں استقبال کے بعد ہز رائل ہائینس کا جلوس نکلا جو ۲½ میل لمبا تھا۔ اور بازاروں میں سے گذرا جہاں لوگ بھرے ہوئے تھے۔ شہزادہ موصوف کا پروگرام یہاں اتنا تکلیف دہ نہیں۔ کیونکہ مقصود ہے کہ انہیں آرام دیا جائے۔ اور انہیں یہاں تفریح کا کافی وقت مل جائے۔

کرپان سے مسلح ڈاکو ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ موضع دھاریوال ضلع امرتسر میں ۱۷ مارچ ۱۹۲۲ء کو سات یا آٹھ آدمیوں نے جو کالی پگڑی باندھے ہوئے اور کرپان سے مسلح تھے ڈاکہ ڈالا۔

مسٹر ظفر علی پر نالش:۔ مسٹر ظفر علی خان مالک "زمیندار" پر مسٹر آئنس مونگر سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور نے "زمیندار" کے ایک مضمون کی بنا پر ازالہ حیثیت عرفی کا دعوے کیا ہے۔

پوسٹ کارڈ وں کی قیمت میں اضافہ یکم اپریل آئندہ سے پوسٹ کارڈ کی قیمت دو پیسے ہو جائیگی اور ہر ۲½ تولہ وزن کے لفافہ کا محصول ایک آنہ ہو جائیگا اور ہر ۲½ زائد تولہ یا اس کے کسی حصہ پر بھی ایک آنہ محصول لگا کریگا۔

شہزادہ ویلز کے مشاغل لنکا میں کولمبو۔ ۲۲ مارچ شہزادہ ویلز نے سیلون لائٹ انفنٹری کو جو آغاز جنگ میں بنائی گئی تھی کلرز (فوجی نشانات) تقسیم کئے اور فوجیوں کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد سرکاری پروگرام ختم ہو گیا۔

لیجسلیٹو اسمبلی میں گورنری بہار کا ذکر دہلی ۲۰ مارچ لیجسلیٹو اسمبلی کے جلسہ میں اجلاس کی کارروائی شروع ہونے سے قبل لالہ گردھاری لال نے تحریک کی کہ اجلاس کو ملتوی کر دیا جائے اسلئے کہ گورنمنٹ نے سر ہنری ویلر کو صوبہ بہار کی گورنری کیلئے نامزد کیا ہے اور یہ اس شاہی اعلان کے مقصد کے بالکل خلاف ہے جس میں عہد کیا گیا تھا۔ کہ اعلیٰ عہدوں پر ہندوستانیوں کو زیادہ تعداد میں مقرر کیا جائیگا۔ پریسیڈنٹ نے لالہ گردھاری لال سے دریافت کیا کہ انکو کس ذریعہ سے معلوم ہوا کہ بہار کی گورنری کیلئے سر ہنری ویلر نامزد ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ انھیں اخبار پیڈر سے ایسا معلوم ہوا ہے پریسیڈنٹ نے کہا کہ اس قسم کے تقررات لیڈر کے اختیار میں نہیں ہیں۔ (اس جواب پر اسمبلی میں قہقہہ لگا) سر ولیم ونسنٹ نے گورنمنٹ کی جانب سے کہا کہ انھیں ابھی تک اس قسم کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ پریسیڈنٹ نے مسٹر گردھاری لال کی تحریک کو خلاف ضابطہ قرار دیکر مسترد کر دیا۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۳ کا)

آہستہ کئی ایک اسلام کو قبول کر لیونگے۔ جہاں کہیں اس ملک میں آئندہ مشن کا مرکز قائم ہو سب سے اول اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ایک مسجد اور مکان رہائش مستقل طور پر اپنا ہو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا اور ارزاں قیمت کا ہو اپنا مستقل مکان ہونیکے بغیر مشن کا استحکام نہیں ہوتا۔ اور بار بار مکانوں کے تبدیل کرنے سے بہت سا کیا ہوا کام ضائع ہو جاتا ہے۔ اور ہر تبدیلیٔ مکان کیوقت گویا نئے سرے سے مشن جاری کرنا پڑتا ہے۔ اسکے بعد سب سے پہلی اور بڑی ضرورت یہ ہے کہ قرآن شریف کا ایک مختصر اور ارزاں ترجمہ اپنا کیا ہوا ہو جب ہم لوگوں کو مسلمان کرتے ہیں۔ تو انکو ایک ترجمہ قرآن شریف کا بھی جو ہمارے نزدیک ہر طرح قابل اعتبار ہو دیں اور ہر شخص آسانی سے خرید سکے نہیں دے سکتے تو یہ امر سلسلہ کی ترقی میں اکثر حرج واقعہ کرتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ رسالہ اسلم سن رائز کی اشاعت کو بہت ترقی دیجاوے اور اس کیواسطے مستقل خریدار پیدا کئے جاویں اسکے لئے سردست ہندوستان سے احباب کی امداد کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ ایک سال کے عرصہ میں یہ رسالہ اپنے خرچ پر چل سکیگا بشرطیکہ جو رقم اسکی امداد اور چندے کی جمع ہو۔ وہ صاحب افسر خزانہ قادیان ماہ بماہ یہاں بھیجتے رہیں۔ اور سال بھر اپنے پاس نہ رکھ چھوڑیں جیسا اس دفعہ انہوں نے کیا۔

ایام بیماری میں اور درد کی شدت میں رتھوں کا جاگنا اگرچہ بہت تکلیف کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن دعاؤں کا موقع بھی ایسے ہی وقت میں ہوتا ہے جبکہ انسان سب طرف سے ناامید ہو کر یہ سمجھنے لگتا ہے۔ کہ اب اسکا آخری وقت ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے ملاقات کا وقت قریب ہے۔ ایسے وقت میں انسان دنیاوی نفع و نقصان کے خیالات سے صاف ہو کر اپنے خالق حقیقی کیطرف جھکا ہوا ہوتا ہے۔ مینے ایسے وقت میں اپنے سارے احباب کیلئے نام بنام بھی دعائیں کیں ہیں۔ اور مجموعی طور پر بھی دعائیں کی ہیں۔ میں ان سب کے نام یہاں نہیں لکھ سکتا لیکن حتی الوسع مینے کسیکو بھلایا نہیں۔ اور نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر ملکوں کے تمام گوشوں میں ہی نظر کی ہے۔ اور اللہ پاک کی کرم فضیلی رحم۔ پردہ پوشی اور غریب نوازی پر بھروسہ رکھتا ہوں کہ وہ سب دعائیں قبول ہوئیں میں اپنی اولاد کیواسطے کچھ لکھنا نہیں چاہتا انکو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ ہر حالت میں وہی انکا حافظ۔ ناصر اور مددگار ہوگا۔ ہاں دعا کرتا ہوں۔ کہ جو صاحب میری اولاد اور میرے محبین کے ساتھ پیار الفت کریں اللہ تعالیٰ ان سے پیار و الفت کرے آمین ثم آمین۔ حضرت مسیح موعودؑ کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے دلی خلوص سے پیار کرنیوالوں کی ایک بہت بڑی جماعت عطا فرمائی ہے۔ ان سب کے لئے روزانہ دعا کرنا میں اپنا فرض سمجھتا رہا ہوں۔ اور خاص وقتوں میں بھی دعائیں کی ہیں۔ اور عالم ثانی میں بھی صادق [illegible] اپنے محبین کے [illegible] اللہ کریم سے حضور ہمیشہ جوش دعا میں [illegible]

غیر ممالک کی خبریں

نئے وزیر ہند کے حالات لندن ۱۸ مارچ۔ وائیکونٹ پیل جو مسٹر مانٹیگو کی جگہ وزیر ہند مقرر ہوئے ہیں۔ ایک سابق صدر دیوان کے لڑکے ہیں۔ آپ میں وہ شرط موجود ہے جو مسٹر مانٹیگو کے جانشین کے انتخاب کیلئے کابینہ کی رہنمائی کر رہی تھی۔ کہ جانشین ایک یونی لسٹ اور بیرسٹر ہو۔ آپ لارڈ کرزن کی بیماری کے ایام میں دیوان خاص میں کولیشن (متحدہ حکومت) کو چلاتے رہے۔ آئرش بل پر حال ہی میں جو بحث ہوئی ہے۔ اس میں آپ نے جو پر سکون اور ترغیب دہ تقریر کی تھی۔ اس پر آپ کی بہت تعریف ہوئی۔ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ اور آپ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ آپ پیر کے کارونٹ۔ یونی ورسٹی کے ہڈ اور بیرسٹری کے روب کے فرائض برابر انجام دے سکتے ہیں۔ جب آپ دیوان عام کے ممبر تھے تو مشہور بحث کرنے والے تھے۔

ہندوستان کا نیا نائب وزیر لندن ۲۰ مارچ۔ ارل ونٹرٹن نائب وزیر ہند کے عہدہ پر مقرر کر دئے گئے ہیں۔

لارڈ کرزن اور مسٹر مانٹیگو لندن ۱۸ مارچ۔ کل مسٹر مانٹیگو نے کیمبرج میں ہندوستان سے متعلق لارڈ کرزن کے خیالات پر تنقید کی۔ مسٹر مانٹیگو نے وزارت ہند کے عہدے سے دو قدامت پسند مدبروں کے انکار اور دیوان عام کے اس جلسہ میں قدامت پسند جماعت کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے جو اسے وزیر اعظم کے لئے اعتماد کا ووٹ دینے میں ہوئی۔ بیان کیا کہ مؤخر الذکر کو تسلیم کرنا پڑا کہ وہ تمام تدابیر جو وہ حکومت کو مدد دینے کے لئے اختیار کر رہے ہیں۔ خطرناک ذلت کا موجب ہیں۔

لارڈ ریڈنگ کا استعفیٰ ایک ایسی ہولناک تباہی کا باعث ہوگا جو خیال میں بھی نہیں آسکتی ہندوستان کا امن مشرق قریب کے امن پر منحصر ہے۔

جرمنی میں خفیہ اسلحہ کی تیاری پیرس ۱۷ مارچ۔ دیوان میں وزیر جنگ نے دوسری جنگ کے امکان کو تبدیل کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ جرمنی میں سامان جنگ اس کثیر تعداد سے ملا ہی جو ۲۰ ڈویژنوں کے لئے کافی ہے۔ یہ اسلحہ اتحادی کمشن سے خفیہ طور پر تیار کیا گیا ہے۔ وزیر جنگ نے کہا کہ فرانس کے پاس جرمنی سے زیادہ فوج ہونی چاہیئے اس لئے آئندہ فوج کی تعداد پونے پانچ لاکھ ہوگی۔ جو بعد میں ۴ لاکھ بیس ہزار کر دی جائیگی۔

نیروبی میں فساد لندن ۱۷ مارچ۔ دفتر نوآبادیات کا اعلان مظہر ہے کہ نیروبی میں جو فساد ہوا ہے۔ اسمیں ۱۵ افریقی مارے گئے ہیں۔ سرکاری نقصان جان کچھ نہیں ہوا۔ معاملہ اب سدھر گیا ہے۔

باسفورس پر تیل کے ذخائر میں آگ قسطنطنیہ ۲۹ مارچ۔ سٹینڈرڈ آئل کمپنی نے باسفورس پر جو تیل کے ڈپو قائم کئے تھے۔ وہ آتش زدگی سے تباہ ہو گئے۔

لورپول میں روئی کا نقصان لندن ۱۷ مارچ لورپول کے گودام میں آگ لگ جانے سے روئی کی تین ہزار گانٹھیں جلکر خاک ہو گئیں۔

ایجیٹیٹروں کی گرفتاریاں لندن ۱۶ مارچ۔ دارالعلوم میں سوال کے وقت مسٹر چیمبرلین نے بیان کیا کہ گورنمنٹ عنقریب ایک وہائٹ پیپر (سفید کاغذ) ہندوستان کے ایجیٹیٹران کی گرفتاری کے متعلق شائع کرنے والی ہے۔

مصری فوج کا ریویو اور شاہی خیر مقدم قاہرہ ۱۶ مارچ۔ ریزی ڈنڈسی نے ممالک غیر کے وکلاء سے درخواست کی ہے کہ وہ اب براہ راست مصری وزارت خارجیہ سے معاملت رکھیں سرکاری طور پر اسکا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۸ مارچ کو عباسیہ میں مصری فوج کا ریویو ہوگا۔ اور قصر ابادین میں ۲۰ مارچ کو شاہی خیر مقدم ہوگا۔ اب سے ۱۵ مارچ کی تاریخ ہمیشہ ایک قومی تعطیل کی حیثیت سے منائی جائیگی۔

ملک معظم کا پیغام تہنیت سلطان مصر کو قاہرہ ۱۹ مارچ۔ ملک معظم جارج پنجم نے سلطان مصر کو ایک خاص پیغام تہنیت مصر کی آزادی کے موقع پر روانہ کیا ہے۔ جس میں یہ توقع ظاہر کی گئی ہے۔ کہ سلطان فواد کے عہد حکومت میں مصر اپنی آزادی کے ثمرات حاصل کریگا اس کے جواب میں سلطان فواد (جو اب شاہ فواد ہو گئے ہیں) نے لکھا ہے کہ مجھے کامل یقین ہے کہ جدید عہد میں مصر اور برطانیہ کے درمیان دوستانہ تعلقات زیادہ مضبوطی اور استحکام کے ساتھ قائم ہو جائینگے۔ لارڈ کرزن اور مصر کے وزیر خارجہ کے درمیان بھی اسی قسم کے نامہ و پیام ہوئے ہیں۔

مشرق قریب کی کانفرنس لندن ۲۰ مارچ۔ مارشل عزت پاشا وزیر خارجہ باب العالی عازم پیرس ہوئے اور یوسف کمال آج پیرس کی جانب روانہ ہوئے ہیں۔ ہر دو حضرات نے شنبہ کے روز لارڈ کرزن کے ساتھ گفت و شنید کی عزت پاشا نے ایک اخبار کے نمایندے سے ملاقات کے دوران میں تمام ایشیائے کوچک بہ شمولیت سمرنا کے مطالبہ کا اعادہ کیا اور کہا کہ قسطنطنیہ ضرور ترکوں کو واپس ملنا چاہیئے۔ ٹرکی علاقہ آبنائے کی جہاز رانی کی آزادی منظور کر لیگا۔ بشرطیکہ قسطنطنیہ کی حفاظت کا یقین دلایا جائے۔ انہوں نے قلیل التعداد اقوام کی حفاظت سے متعلق اسی قسم کے انتظامات منظور کئے جیسے کہ بلقانی۔ سینٹ جرمین اور ٹریانن کے معاہدوں میں درج ہیں۔

یوسف کمال نے ایک ملاقات کے دوران میں تھریس اور اناطولیہ کا مطالبہ کیا۔ خبر ہے کہ جب لارڈ کرزن نے ترکی یونانی ہنگامی صلح کی تجویز پیش کی تو یوسف کمال [illegible] جواب دیا کہ ایسی مسئلہ کے متعلق بحث و تحیص کرنے کا [illegible] اختیار حاصل نہیں بخلاف اس کے جب یوسف کمال نے لارڈ کرزن کی تجاویز کے متعلق دریافت کیا۔ تو لارڈ موصوف نے جواب دیا کہ وہ صرف اتحادیوں کے ساتھ شامل ہو کر تجاویز پیش کر سکتے ہیں یقین

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)